تعارف وتبصرہ

معرکۂ سنت وبدعت اول ودوم ——— محمد اشفاق حسین

مجلس احیاء توحید وسنت حیدرآباد (اے پی) صفحات ۳۱۹ اور ۳۰۲، قیمت بترتیب ۱۵ اور ۱۰ روپے

کتاب کے سرورق پر نام کے ساتھ لکھا گیا ہے 'بدعت کی باطل تقسیم حسنہ کے خلاف ایک عظیم کتاب' جس سے اس کے موضوع، مواد اور کسی حد تک اندازِ بیان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ سنت و بدعت کا مسئلہ ہمیشہ سے دین کا ایک انتہائی نازک اور مہتم بالشان مسئلہ رہا ہے۔ اور ہر دور اور ہر زمانہ میں علماء امت نے اسے اپنی خاص توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ یہاں تک کہ متفرق مواد کے علاوہ اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی گئیں۔ علامہ شاطبیؒ کی 'الاعتصام' تین جلدیں اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ایضاح الحق الصریح' الخ وغیرہ اس کی ممتاز مثالیں ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک مفید کڑی ہے جس میں اس موضوع پر متنوع اور وسیع مواد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور پیش نظر مقصد کا بڑی حد تک حق ادا کرتی ہے۔ مصنف نے مواد کی فراہمی میں جو محنت اور جانفشانی کی ہے اس کا اندازہ کتابیات کی فہرست پر ایک نظر ڈالنے ہی سے کیا جاسکتا ہے جو حصہ اول میں ۱۹۱ تک پہنچ گئی ہے۔ حصہ اول پندرہ ابواب اور دوم اٹھانوے ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ اپنے موقف کی تائید میں قرآن وسنت کے دلائل کے علاوہ مصنف نے علماء وفقہاء کے اقوال و آراء کا ڈھیر لگا دیا ہے۔ اور اہلِ سنت کے تمام مکاتب فکر سے بڑی وسعت ظرفی کے ساتھ استفادہ کیا ہے۔ اور اپنے حق میں سلف سے لے کر خلف تک کے علماء فقہاء کی صف کی صف کھڑی کر دی ہے۔ انداز بیان سلیس اور رواں ہے۔ اور مناظرانہ رنگ کے باوجود سنجیدگی ومتانت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا گیا ہے۔ مصنف نے بجا طور پر تبلیغ واقامت دین کے کام میں لگنے والوں کو بالخصوص اس کتاب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ۱/۲۴۔ جس کی ہم تائید کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ حلقے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

کچھ باتوں کی البتہ کمی محسوس ہوتی ہے جنھیں اگر آئندہ دور کیا جاسکے تو کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ پوری کتاب میں مواد کے تجزیہ وتحلیل کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے۔ حصہ دوم میں سرے سے کوئی باب ہی نہیں۔ صرف عنوانات ہی عنوانات ہیں۔ حصہ اول کے ابواب میں بھی کوئی منطقی ترتیب نظر نہیں آتی۔ کہ بات سے بات نکل رہی ہو۔ اور بتدریج اسے آگے بڑھایا جا رہا ہو۔ موجودہ صورت میں کسی جگہ کا مواد کسی دوسری جگہ رکھ دیا جائے تو ترتیب میں کوئی خاص خلل واقع نہیں

ہوگا۔ اس سلسلے میں مصنف نے اپنی مجبوریوں کا بھی اظہار کیا ہے، ۱/۳۱۶، ۲/۱۲۵۔ اس لیے کتاب کی بہتر ترتیب کے لیے ہمیں اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس سے بڑا مسئلہ حوالوں کا ہے جو بسا اوقات ثانوی اور اکثر و بیشتر نامکمل ہیں طوالت کے خوف سے ہم ان کے حوالوں کو نظرانداز کرتے ہیں، حصہ اول/۱۳۲، مولانا امین احسن اصلاحی، /۱۵۱، ابن کثیر کی بات بلا حوالہ ہے۔ اسی طرح اسی حصہ میں/۲۹۵، الحسنات، /۲۹۶، فاران/۳۱۱، پالن حقانی/اور/۳۱۵، امۃ اللہ تسنیم کے حوالے بے جوڑ ہیں۔ نیز /۲۹۶، الندوہ نومبر ۱۹۱۱ء سے مولانا عبدالسلام ندوی کے بالکل ابتدائی دور کے ایک مضمون کا حوالہ ہے۔ حجۃ اللہ کے حوالہ سے جو بات کہی گئی ہے وہ محل نظر ہے حجۃ اللہ میں یہ بات متعلقہ مباحث میں نہیں ملی، یہی بات حصہ دوم /۱۲۱ زندگی کے مضمون پر صادق آتی ہے۔ اسی حصہ میں/۲۸ "اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں ہے" (مسند احمد) کو انتہائی مشہور حدیث کہا گیا ہے۔ اس سے پہلے صفحہ ۵ سے تفہیم القرآن جلد پنجم سے حوالہ چلا آرہا ہے۔ یہ حدیث بھی غالباً اسی سے نقل کردہ ہے۔ مصنف نے اصل سے مراجعت کی زحمت گوارہ نہیں فرمائی، مسند احمد میں یہ حدیث موجود نہیں۔ مزید براں اس کی اصل نہیں ملی۔ اگرچہ یہ اردو داں حلقے میں خاص طور پر مشہور ہے۔ طباعت کی غلطیاں بے شمار اور اکثر و بیشتر تکلیف دہ ہیں جنھیں ہم قلم انداز کرتے ہیں۔ زبان کے پہلو سے بھی بعض چیزیں قابل توجہ ہیں، ۱/۱۸، بلا کا تضاد، /۲۴، اسٹڈی، حصہ۲/تمہید، متلاشی، نیز/۹۶، ماشاء اللہ کیا تگڑی دلیل ہے، وغیرہ اول/۱۷، کسی عالم آخر سطر۱۲ جملہ صحیح نہیں ہے۔ اس کتاب میں پہلی دفعہ بیچ بیچ میں دوسری کتابوں کا اشتہار نظر آیا۔ اول ۱۵۲، ۱۶۲، ۱۷۰، ۱۸۹، ۲۲۶، دوم/۱۵۷۔ اردو میں مضمون کے بیچ 'کتابوں کے اشتہارات' کی بدعت کی ایجاد کا سہرا مرحوم تجلی کے سر ہے۔ رسائل میں یہ چیز چل بھی جائے تو سنجیدہ کتابوں میں اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔

بدعت کی تعریف میں مصنف نے مولانا مودودیؒ کا ایک فکر انگیز بیان ایک سے دو مقامات پر نقل کیا ہے، ۱/۲۷۵، ۲/۶۲ جس میں مولانا نے "عقائد و تصورات، اخلاق و عبادات اور مذہبی رسوم کے علاوہ معاشرت، تمدن سیاست، معیشت کے میدانوں میں انسانی اختراعات کو بھی اسی طرح بدعت قرار دیا ہے جبکہ انھیں عام طور پر دنیوی معاملات قرار دے کر بدعت کی مروجہ تعریف سے خارج سمجھا جاتا ہے۔" جس کی رو سے رمضان کے تیس کے بجائے انتیس اور مغرب کی تین کے بجائے چار رکعتوں کی طرح وطنیت، متحدہ قومیت، اسلامی سوشلزم وغیرہ سے کسی مسلمان کی وابستگی بھی اسی طرح بدعت قرار پائے گی۔ آئندہ مصنف اگر اس نکتہ پر اپنی توجہ مرکوز کرسکیں تو اپنے روایتی خول سے نکل کر سنت و بدعت کی بحث میں انقلاب آجائے گا۔

اس کے علاوہ یہ حقیقت ہے کہ بدعت کے رد اور سنت کی تائید میں مصنف نے قدیم و جدید جن بے شمار علماء کی آراء و اقوال نقل کی ہیں وہ خود بھی بہت سی بدعتوں کے ستم خوردہ اور ان کے سلسلے میں سہل انگار ہیں۔ آج بھی روایتی اہل سنت کے بہت سے حلقے آئے دن نت نئی بدعتیں ایجاد کرنے میں مصروف ہیں، امید ہے مصنف آئندہ اس پر بھی توجہ کریں گے۔

بہرحال ان معروضات سے قطع نظر کتاب اپنے موضوع پر وسیع معلومات کا گنجینہ ہے جسے امید ہے اسلامیات کے حلقوں کے علاوہ عام اہل علم میں بھی ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ دعوتی اور تحریکی حلقوں کو ہم خاص طور پر اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں کتابت و طباعت غنیمت اور موجودہ گرانی میں قیمت مناسب ہے۔ (سلطان احمد اصلاحی)